لٹ مار

کراچی یوں تو میرے لئے اجنبی نہیں رہا کیونکہ وہاں میرے ماموں کا گھر ہے اور میرے بچوں کے ماموں بھی وہیں رہتے ہیں اس لئے اکثر وہاں جانا آنا لگا رہتا ہے۔ اس دفعہ وفاق المدارس السلفیہ کے سالانہ امتحانات کے موقعہ پر مدیر وفاق المدارس السلفیہ مولانا محمد یونس بٹ صاحب حفظہ اللہ نے حکم فرمایا کہ امتحانات میں نگرانی کیلئے آپ کو کراچی جانا ہوگا چنانچہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی سالانہ تقریب بخاری کے پروگرام سے فارغ ہو کر جب کراچی کیلئے تیاری شروع کی تو سب سے پہلے پیپروں کا مسئلہ درپیش تھا جو کہ بڑے بڑے تین بورے تھے کہ ان کو لیجانے کی کیا صورت ہو۔ مشاورت کے بعد طے پایا کہ ان کو بک کروا دیا جائے تاکہ راستے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ چنانچہ مدیر وفاق مولانا محمد یونس صاحب، وفاق آفس کے سیکرٹری رانا محمد یاسین کے ہمراہ بنفس نفیس فیصل آباد ریلوے اسٹیشن تشریف لے گئے مگر وہاں کی تو دنیا ہی نرالی ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ یہ بنڈل آج کی ٹرین میں بریک میں بک کرائے جائیں مگر عملہ اس بات پر مصر تھا کہ آپ اس کو بریک میں بک کروانے کی بجائے اپنے ساتھ عام بوگی میں رکھ لیں۔ ہمارے سمجھانے اور مسئلہ کی نزاکت بتانے کے باوجود مسئلہ حل نہ ہوا۔ آخر کافی تگ و دو کے بعد وہ اس بات پر راضی ہوئے کہ ہم ان کو بک کر لیتے ہیں مگر آج کی ٹرین میں جانے کی کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ آج تو بریک میں جگہ نہیں ہے جب جگہ ہوگی تب بھیجے جائیں گے اور اس کیلئے دو چار دن بھی لگ سکتے ہیں۔

ابھی ہم اس تردد میں تھے کہ ایک آدمی ملا جو کہ ہر سرکاری دفتر میں آپ کو مل جاتا ہے جو تعاون کے بدلے میں ناممکن کو ممکن بناتے ہوئے آپ کا کام ارجنٹ کروا دے گا اور آپ کا وہ کام جو ہو ہی نہیں سکتا ان چیلوں کے ذریعے فوری وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ اور اگر آپ ان لوگوں کا تعاون حاصل نہ کریں یا آپ ان سے تعاون نہ کریں تو اولاً تو آپ کا کام ہوگا ہی نہیں اگر ہو بھی جائے تو اس وقت تک آپ اتنے نڈھال ہو چکے ہوں گے کہ آئندہ آپ خود خواہش کریں گے کہ آپ کو کوئی ایسا بندہ مل جائے جو چٹکی بجاتے ہی آپ کا کام کروا دے۔ چنانچہ اپنی مجبوری کی وجہ سے ہم نے بھی اس کی خدمات حاصل کیں تو ہمارے سامان کیلئے بریک میں جگہ بھی بن گئی اور ہمارا سامان ہماری خواہش کے مطابق وقت مقررہ پر کراچی اسٹیشن بھی پہنچ گیا۔ اب وہاں پھر ان کے بھائی بندوں سے ہی واسطہ پڑنا تھا چنانچہ جب سامان لینے کیلئے وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی بلٹی (بکنگ رسید) تو آئی ہی نہیں لہذا آپ کو سامان نہیں مل سکتا میں نے انہیں بلٹی کی رسید دی اپنا شناختی کارڈ پیش کیا اور انہیں بتایا کہ اس میں امتحانی پرچہ جات ہیں جن کی ہمیں اشد ضرورت ہے کیونکہ دوسرے دن امتحان شروع ہو رہا ہے آپ جیسی چاہتے ہیں ہم آپ کو ضمانت مہیا کر دیتے ہیں مگر وہ تو شہزادے تھے کہ مان ہی نہیں رہے تھے۔ میرے بہت زیادہ اصرار پر آخر کار کہنے لگے کہ آپ کا سامان آیا ہی نہیں لہذا آپ دوسرے دن آئیں لیکن میں نے جب بتایا کہ میرا سامان آ گیا ہے اور یہ پڑا ہوا ہے (جو کہ سامنے ہی موجود تھا) تو تب کہیں جا کر میں نے سامان وصول کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

آج کی خبر
فریدی

اب ایک ہفتہ تک تو امتحان جاری رہا اس دوران مولانا حافظ علی باغ صاحب، حافظ افتخار احمد شاہد صاحب، مولانا محمد فاروق قصوری صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب وغیرہ نے ہر ممکن سہولت فراہم کی اور اس بات کا خصوصی خیال رکھا کہ کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ امتحانات سے فارغ ہو کر جب واپسی کیلئے رخت سفر باندھا تو پھر یہی معاملات سیدھا تنے اور مسائل منہ کھولے کھڑے تھے جن کا میں نے ابھی تذکرہ کیا ہے۔ اس فرق صرف اتنا تھا کہ فیصل آباد میں ٹکٹ کا ہونے کیلئے تھوڑا بہت رکھ رکھاؤ تھا مگر کراچی میں تو یہ بھی مفقود تھی بلکہ سرعام اور اعلانیہ پیسے دینے کی باتیں ہوتی ہیں اور دفاتر میں ہی ٹکٹ کا ہوتا ہے۔ بلکہ یہاں ایک عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی [illegible] کہ یہ تو آپ کی ذمہ داری ہے تو تب کہیں جا کر وہ 10/- روپے پر راضی ہوا۔ یوں تو یہ وباء سرکاری محکمے میں ہی ہے کہ رشوت تو عام ہو چکی ہے کہ اب لوگ اسے شاید جرم بھی نہیں سمجھتے اور خوف تو انہیں کس کا ہے ہی نہیں ایک تو اس لئے کہ جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ بھلا بندوں سے کیا ڈریں گے۔ اور دوسرا اس لئے بھی کہ یہ کوئی ایک آدمی تو ہے نہیں بلکہ سب بقدر جثہ عام ہے کہ بڑے بڑے افسران بالا تک بھی اس گنگا میں ہاتھ دھوتے ہیں بلکہ اس حمام میں ننگے ہو کر نہاتے ہیں۔

بہر حال مولانا محمد فاروق قصوری صاحب جو کہ شفقت فرماتے ہوئے اسٹیشن تک ساتھ تشریف لائے تھے انہوں نے کوشش کی کہ [illegible] میں کام بن جائے لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے لہذا ہمیں ان تمام مراحل سے گزرنا پڑا [illegible] یہ ساری تفصیل مجھے اس لئے عرض کرنا پڑی کہ آج کل جناب صدر کے [illegible] ہم ارباب اقتدار سے یہ گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ [illegible] اصلاح احوال کی کوشش کیجئے [illegible] غریبوں کا خون نچوڑنے کیلئے کافی نہ تھے [illegible] ٹکٹ کا حصول بھی ایک مسئلہ بنا دیا گیا ہے [illegible] 50 فیصد [illegible] شریف آدمی [illegible] گاڑیوں کا [illegible]

[illegible] لیکن طوطی کی نقارخانے میں کون سنتا ہے!

شاید کوئی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

شیخ الحدیث مولانا رفیع الدین فردوسی کا سانحہ ارتحال انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر جماعتی حلقوں میں نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت کی معروف علمی شخصیت مولانا رفیع الدین فردوسی مدیر جامعہ اشاعۃ الاسلام 149۔ای بی۔ عارفوالہ بتاریخ 16 اکتوبر 2003 کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مرنجاں مرنج شخصیت اور کتاب وسنت کے جید عالم تھے ان کی ساری زندگی تعلیم وتعلم میں گزری ان کے شاگرد اندرون وبیرون ملک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے آمین۔ اساتذہ، طلبہ، وانتظامیہ جامعہ سلفیہ اور ادارہ ترجمان الحدیث مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعاگو ہے اور پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)